فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۱۷ تبلیغ ۱۳۴۲ ہش ۔ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ ۔ ۱۷ فروری ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۴۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احیاءِ اسلام آج زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت ہے

جہاں تک ممکن ہو اسلام کی خدمت کرنے کی کوشش کرو

"ہم قرآن شریف ہی کی تعلیم دینے آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف تو اس لئے بھیجا ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے۔ اس میں کہیں نہیں لکھا کہ خدا تم کسی کو مجبور کرتا ہے (یعنی قرآن شریف کی تعلیم تو صاف ہے کہ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا) انسان کی ہر حالت خواہ وہ آرام کی ہو یا تکلیف کی گزر ہی جاتی ہے کیونکہ وقت تو اس کی پرواہ نہیں کرتا چنانچہ کسی نے کہا ہے۔ شبِ تنور گزشت و شب سمور گزشت پھر انسان کیوں اس کام کو مقدم نہ کرے جو اس کا اصل فرض ہے۔ ہمارے نزدیک سب سے بڑی ضرورت آج اسلام کی زندگی کی ہے۔ اسلام ہر قسم کی خدمت کا محتاج ہے۔ اس کی ضرورتوں پر ہم کسی ضرورت کو مقدم نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ ہم معصیت سمجھتے ہیں کہ اس کام کو چھوڑ دیں۔ دو بیمار ہوتے ہیں۔ ایک ان میں سے اگر مر جاوے تو کچھ حرج نہیں ہوتا لیکن ایک ایسا ہوتا ہے اگر وہ مر جاوے تو دنیا تاریک ہو جاتی ہے۔ بس یہی حالت اسلام کی ہو رہی ہے۔ آج سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور بن پڑے اسلام کی خدمت کی جاوے۔ جس قدر روپیہ ہو وہ اسلام کی احیاء میں خرچ کیا جاوے"

(ملفوظات جلد دوم ص ۳۲۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶ فروری بوقت ½۸ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو تھوڑے وقت کے لئے بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت آخری عشرۂ رمضان کے مبارک ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے:

"رات کے پچھلے حصہ میں نیند اچھی آ گئی۔ پیٹ میں نفخ کی شکایت رہی"۔

احباب جماعت آخری عشرہ رمضان کے مبارک ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں اوقات سحر و افطار

تاریخ	انتہائے سحر	وقت افطار
۲۱ رمضان بروز ہفتہ	—	۵-۵۶
۲۲ " اتوار	۵-۲۸	۵-۵۷
۲۳ " پیر	۵-۲۷	۵-۵۸

مسجد مبارک میں درس قرآن مجید

ربوہ ۱۶ فروری۔ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں مسجد مبارک میں قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ کل مورخہ ۲۰ رمضان المبارک کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نے سورۃ طٰہٰ سے سورہ سجدہ کے آخر تک درس مکمل کر لیا۔ آج مورخہ ۲۱ رمضان المبارک (مطابق ۱۶ فروری) سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سورۂ احزاب سے درس شروع کر رہے ہیں۔ آپ آئندہ پانچ روز میں سورہ قٓ کے آخر تک درس دیں گے۔ مسجد مبارک میں درس روزانہ نماز ظہر کے بعد ½۱ بجے شروع ہو کر ۴ بجے تک جاری رہتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

درخواست دعا: محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت بندش پیشاب کی وجہ سے تا حال بہت زیادہ ناساز ہے۔ احباب جماعت شفائے کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب

ربوہ ۲۱ رمضان المبارک (مطابق ۱۶ فروری) — آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی عظیم الشان برکات سے فیض یاب ہونے کی غرض سے حسب سابق امسال بھی بہت سے احباب ۲۰ رمضان المبارک کو نماز فجر کے بعد سے مسجد مبارک میں معتکف ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ۶۰ کے قریب ہے۔ علاوہ ازیں چالیس کے قریب مستورات بھی اعتکاف بیٹھی ہیں۔ اس لحاظ سے معتکفین کی مجموعی تعداد ایک سو کے قریب جا پہنچی ہے۔ ان میں ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ بیرونی جماعتوں کی طرف سے تشریف لانے والے احباب کی بھی ایک خاصی تعداد شامل ہے۔ — امسال بھی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس امیر المعتکفین مقرر ہوئے ہیں۔ معتکفین کے علاوہ (باقی ص ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

احادیث الرسول

رمضان شریف کے آخری عشرہ کی برکات

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر ای العشر الاواخر من رمضان شد مئزرہ احیا لیلۃ و استیقظ اھلہ (بخاری)

ترجمہ:- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب رمضان شریف کے آخری دس دن آتے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بڑا اہتمام فرماتے اور ذکر الٰہی کے لئے شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار فرمایا کرتے۔

تشریح:- رمضان شریف کے بیس ۲۰ دن گزر جانے کے بعد آخری دس دنوں میں بعض ایسے اہم اور تاریخی ادوار آتے ہیں جن کی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان آخری دس دنوں میں بڑے ہی اہتمام سے عبادت ذکر الٰہی مناجات فرمایا کرتے۔ لیلۃ القدر۔ اعتکاف۔ قرآن کریم کے دور کا خاتمہ۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی یہ سب آخری عشرہ کی برکات ہیں۔ جب ایک انسان کو یہ علم ہو کہ رمضان اب ختم ہونے کو ہے تو ان آخری ایام میں غیر معمولی اہتمام کرتا ہے کہ ایک آسمانی نعمت کا نزول ہوا ہے اس سے اپنی استطاعت کے مطابق فائدہ حاصل کر لیا جائے۔ حضور کے نمونہ اور اسوہ کے پیش نظر رمضان شریف کے آخری عشرہ میں انفرادی اور اجتماعی رنگ میں بڑے اہتمام سے برکات کو حاصل کرنا چاہئیے اور ساتھ ہی اپنے اہل وعیال کو ان دنوں میں رمضان کی برکات سے مالا مال کرنا چاہئیے۔

(طالب دعا:- شیخ نور احمد منیر عفی عنہ)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کیلئے ایک گرانقدر عطیہ

(از مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

مکرم خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ۔ حلقہ امارت تحصیل ڈسکہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر۔ ایم بی۔ بی ایس ابن بابو عبد الکریم صاحب ڈار ساکن ٹینگورا۔ برٹش ایسٹ افریقہ کو توجہ دلائی کہ آپ کے وطن مالوف بمقام گھٹیالیاں امارت درتہ زید کا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی اجازت سے تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کا اجرا ہوا۔ یہ وہ علاقہ ہے جو تعلیم کے لحاظ سے بہت پست علاقہ ہے اس کی آبادی ۶۰٪ سے بھی کم تعلیم یافتہ ہے۔ اس علاقہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنا خدمت خلق کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ان کو تحریک کی کہ آپ اپنی والدہ محترمہ کی یادگار کے طور پر ایک کمرہ کالج مذکور میں اپنے خرچ سے تعمیر کروا دیں۔ تاکہ صدقہ جاریہ ہو۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے وعدہ فرمایا کہ میں افریقہ جاکر پہنچکر مبلغ ۷۰۰۰ روپیہ ایک کمرہ کی تیاری کے لئے اپنی طرف سے اور اپنے بھائیوں اور ہمشیرہ کی طرف سے بھجوا دوں گا فجزاہ اللہ تعالیٰ جزاءً حسناً۔

احباب سے التماس ہے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب اور ان کے متعلقین کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ان کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ (ناظر تعلیم)

رمضان المبارک اور تربیت اطفال

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:- "بچے کی تربیت چھوٹی عمر سے شروع ہونی چاہئیے" پھر فرمایا - "آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے اور یہ سب بیماریوں کی جڑ ہوتی ہے۔ اس کی بڑی ذمہ داری والدین اور استادوں پر ہوتی ہے۔" (الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

والدین۔ استاد اور آفیسران جہاں اور ذرائع بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے استعمال کریں وہاں ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بچوں کے لئے دعاؤں پر بھی زور دینا چاہیئے۔ کیونکہ والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں بہت مقبول ہوتی ہیں اور پھر رمضان المبارک میں تو اور بھی زیادہ مقبول ہوں گی۔ اللہ تعالے ہم سب کا حامی و ناصر ہو

(شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کا اہم فرض

رمضان المبارک کے مبارک مہینہ کا قرآن کریم سے خاص تعلق ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضرت جبریل ہمارے آقا و مولا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم کا دور پورا کرتے اور حضور صلعم کی زندگی کے آخری رمضان میں دو مرتبہ قرآن شریف کا دور پورا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ذمہ لگایا ہے کہ وہ لوگوں کو قرآن شریف پڑھائیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"خدام الاحمدیہ کا اہم فرض یہ ہے کہ وہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں"

پھر فرماتے ہیں:-

"اگر مجلس خدام الاحمدیہ ہر جگہ نائٹ سکول کھول دے اور لوگوں کو جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا ترجمہ پڑھانا شروع کریں تو یہی ایک ایسی خدمت ہوگی جو انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی مستحق بنا دے گی"

حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر تمام خدام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رمضان میں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا کام اور صبح تلاوت قرآن مجید کی طرف پوری توجہ دیں۔ بہت سی مجالس نے اپنے اراکین کو قرآن شریف ناظرہ باترجمہ اور نماز باترجمہ وغیرہ امور پڑھانے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اور بعض نے اسی سال شعبہ تعلیم کے توجہ دلانے پر یہ نہایت بابرکت کام شروع کیا ہے۔ بقیہ مجالس سے بھی گذارش ہے کہ وہ اس نیک نمونہ پر عمل کرنے کی پوری کوشش فرمائیں اور اپنی ضروریات اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر نائٹ کلاسز کے قیام کا بندوبست کریں اور پھر انہیں معین پروگرام کے ساتھ باقاعدگی سے جاری رکھیں۔ توقع ہے کہ جملہ عہدیداران ان تمام امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

(مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم ملک حمید اللہ خان صاحب معرفت مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ نے لکھا ہے۔ کہ ہمارے والد صاحب محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب کارکن بیت المال ربوہ مورخہ ۸/۲/۶۳ کی رات کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت کھاتہ ۵۱۳ ۳۲۵-۸۳ میں مبلغ ۱۰۷۰/۵۶ (ایک ہزار ستر روپے چھپن پیسے) جمع ہیں یہ رقم مجھے بھجوا دی جاوے۔ دیگر وارثان کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے (اس درخواست پر مکرم ملک محمد عبد اللہ خاں صاحب پسر محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ محترم عزیزہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ امۃ اللہ ملک صاحبہ۔ محترم بشریٰ ملک صاحبہ دختران کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں) اگر کسی وارث وغیرہ کو اس میں کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جاوے (ناظم دار القضاء)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم برادرم چوہدری ظفر احمد صاحب سکرٹری امور عامہ محلہ دار الیمن کئی دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہیں درمیان میں کچھ افاقہ ہوا تھا۔ لیکن اب پھر عود کر بخار ہونا شروع ہو گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ (سردار محمد کانتہ بود)

۲۔ میری اہلیہ اور لڑکی نعمانہ ملک کو پچھلے ہفتہ سے بخار اور کھانسی کی شکایت ہے درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ خدا تعالے صحتیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک منصور احمد - خیرپور)

۳۔ مورخہ ۲ فروری کو خاکسار پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ نشتر ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار میاں محمد سعید۔ زعیم انصار اللہ ملتان شہر و ناظم انصار اللہ ضلع ملتان معرفت فاطمہ جناح زنانہ ہسپتال ملتان شہر

۴۔ میرے بڑے بھائی جان چوہدری غلام قادر صاحب کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اسحاق قائد ظفر آباد ترکا ضلع حیدر آباد)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۶۳ء

اسلام کے متعلق غلط فہمیاں کس طرح دُور کی جائیں؟

صدق جدید لکھنؤ کے مدیر مولانا عبدالماجد صاحب نے اشاعت ۸ فروری ۱۹۶۳ء میں "صحیح طریق عمل" کے زیر عنوان ایک نوٹ سپرد قلم کیا ہے جو بعینہٖ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

"لنڈن ۲۱ جنوری انڈن سے بچوں کے لئے جو باتصویر رسالہ نایجر کے نام سے شائع ہوتا ہے اور جس میں نومبر کے مہینہ میں رسول اللہ صلعم کی ایک فرضی تصویر نکلی تھی اور اس سے پاکستان میں جو ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اس پر ہائی کمشنر پاکستان کے پریس اٹیچی نے ایک احتجاج نامہ میں توجہ دلائی تھی کہ مسلمانوں کو ایسی تصویر سے اذیت قلب ہوتی ہے خصوصاً جبکہ کسی ایسی تصویر کا واقعی وجود ہی نہیں ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ اس پر رسالہ مذکور نے معافی مانگ لی ہے اور ہائی کمشنر پاکستان کے پاس اپنا معذرت نامہ بھیج دیا ہے۔

ہماری ملت کو جو دیرینہ مرض ایک طرف مسلسل غفلت اور بے حسی کا اور دوسری طرف فوری ہیجان و اشتعال پذیری کا ہے۔ اس نے بارہا ایسے ہی ناخوشگوار پُرخطر منظر پیش کئے ہیں کہ کبھی کبھی نوبت بلوے ہنگامے اور خونریزی کی بھی آچکی ہے حالانکہ یہ انگریزی رسالے والے جو ایسی تصویریں چھاپتے رہتے ہیں۔ اس سے ان کی نیت مسلمانوں کو چھیڑنے یا چڑانے کی مطلق نہیں ہوتی۔ بلکہ الٹے ان میں مقبولیت حاصل کرنے کی اور اپنے تجارتی نفع کی ہوتی ہے اور اس کا علاج ہیجان اور سنسنی خیزی نہیں۔ اس سے سر تا سر نقصان ہی ہوتا ہے نفسیاتی بھی اور مادی بھی۔ بلکہ صحیح علاج صرف یہی ہے کہ ان بے خبروں کو اسلام کی صحیح تعلیم سے باخبر کر دیا جاتا رہے اور پاکستانی سفارت خانے اگر یورپ اور امریکہ میں یہی کام اپنے ذمہ لے لیں تو یہ ایک خاصی بڑی خدمت اسلام اور امت اسلامیہ کی ہو جائے۔" (صدق جدید ۸ فروری)

جماعت احمدیہ ہمیشہ اس بات پر زور دیتی رہی ہے۔ کہ ایسی صورتوں میں بجائے اندھا دھند جوش دکھانے کے اگر مسلمان ان باتوں کا جواب باصواب لکھیں اور اسلامی تعلیمات کو پھیلائیں تو اس سے دوسروں کی خصوصاً اور دنیا کی عموماً ان غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا جو دوسری اقوام میں بے علمی کی وجہ سے پھیلی ہوتی ہیں۔ یا دشمنی کی وجہ سے عمداً پھیلائی جاتی ہیں۔

مولانا کا یہ خیال کہ مغربی لوگ دشمنی سے نہیں بلکہ محض بے علمی کی وجہ سے اسلام یا بانیٔ اسلام کے متعلق بعض غلط باتیں شائع کر دیتے ہیں۔ اسلامی اخلاق حسن ظنی کا ایک اچھا نمونہ ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ یورپ اور دیگر غیر اسلامی ملکوں میں ایسی غلط فہمیاں بڑی حد تک بے علمی کی وجہ سے ہی پیدا ہوگئی ہوتی ہیں۔ تاہم یہ بھی درست ہے کہ پادریوں اور دوسرے مذاہب کے جوشیلے راہ نماؤں نے اکثر اوقات اسلام دشمنی کی وجہ سے دیدہ دانستہ ایسی غلط فہمیاں پھیلائی ہوئی ہیں۔ بعض وقت مذہب کے علاوہ محض سیاسی مفادات کی وجہ سے بعض مستشرقین اسلامی تاریخ کے بعض تلخ گوشوں کو ضرورت سے زیادہ اچھالتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں اور بھی کئی وجوہات معلوم کی جا سکتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی زیادہ کوشش نہیں کی۔ قریب کے ماضی میں بے شک بعض اہل علم حضرات نے بعض کتابیں ایسی لکھی ہیں۔ جن کا مقصد مغرب کو اور دوسری غیر مسلم اقوام کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے روشناس کرانا ہے۔ مگر یہ کام اتنا کم ہوا ہے کہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں کہا جا سکتا۔ اس غفلت کے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اب کہیں جا کر بعض سنجیدہ مزاج لوگ ان کو محسوس کرنے لگے ہیں اور بعض لوگ اس قسم کی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ دوسری اقوام کے دلوں سے ان غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔

جماعت احمدیہ جس کو تبلیغ اسلام کی جدوجہد میں غیر مذاہب والوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس امر کو بڑا محسوس کرتی ہے۔ کہ ان اقوام میں اسلام کے خلاف جو زہر ایک عرصہ سے پھیلتا چلا گیا ہے اس نے طبائع پر اتنا اثر کر رکھا ہے۔ کہ جب لوگوں کے سامنے اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کی جاتی ہیں۔ تو وہ اس کو اسلامی تعلیمات ماننے سے اکثر انکار کر دیتے ہیں اور بڑی مشکل سے ان کے توہمات کو دور کیا جاتا ہے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یورپین اقوام کے دلوں میں بعض ایسی غلط فہمیاں رچی ہوئی ہیں۔ جن کی ذمہ داری سراسر اسلام کے جوشیلے حامیوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے اسلام کو ایک جبریہ دین کے طور پر سمجھ رکھا ہے۔ ایسی تحریریں مغربی دنیا میں اسلام کا دراستہ حمایت کرنے کی بجائے الٹا اس کے فہم صحیح میں حائل ہوتی ہیں۔ بلکہ سابقہ غلط فہمیوں کو مستحکم بنانے میں ممد و معاون بنتی ہیں۔ اس طرح مسلمانوں میں صرف فوری ہیجان اور اشتعال ہی کی برائی نہیں بلکہ بعض اوقات مسلمانوں کا محض اندھا تعصب بھی سچائی پر پردہ ڈالنے کا باعث ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ متعصب مسلمان اہل علم حضرات نے خود عوام مسلمانوں کی ذہنیت کو ہی کچھ ایسا مسخ کر کے رکھ دیا ہوا ہے کہ انہیں دوسروں سے صلح و آشتی کی کوئی بات پسند نہیں آتی اور جو لوگ محبت اور رواداری سے اسلامی تعلیمات کی خوبیاں دوسروں کو دکھانے کی کوشش کرتے ہیں انکو اسلام کا دشمن سمجھ لیا جاتا ہے البتہ جو لوگ غیر قوموں کے خلاف جارحانہ اور معاندانہ روش اختیار کرتے ہیں انکو اسلام کا سب سے بڑا علمبردار خیال کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگ صرف پرانے خیال کے ہی نہیں ہیں بلکہ بعض اچھے لکھے پڑھے لوگ بھی اسلام کو محض ایک سیاسی تحریک کے طور پر خیال کرتے ہیں۔ اور زمانہ حال کی فاشی اور اشتراکی تحریکوں کی طرح کی کلیاتی تحریک خیال کرتے ہیں۔ اور خود ہی اسلام کو جبر کے استعمال کا حامی قرار دیتے ہیں۔ اصل وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ سیاست کو اسلام پر حاوی سمجھتے ہیں۔ ان کے پیش نظر اسلام نہیں بلکہ مسلمانوں کا موجودہ زوال ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان اقوام کے سامنے اسلام کا صحیح چہرہ پیش کرنے کے لئے شروع ہی سے جو جدوجہد کی ہے۔ اس میں سے ایک یہ امر بھی ہے کہ آپ نے غیر اقوام کے سخت سے سخت اعتراضات کے موقعہ پر بھی بجائے جبری طریقے استعمال کرنے کے ان کے جواب باصواب دینے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور جو بات آج مولانا عبدالماجد صاحب نے اپنے نوٹ میں پیش کی ہے کئی مواقع پر آج سے ۶۰، ۷۰ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش کر چکے ہیں۔ ذیل میں ہم صرف ایک حوالہ بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جب ایک پادری نے "امہات المومنین" جیسی گندی کتاب لکھی تو مسلمانوں کو سخت صدمہ ہوا۔ انجمن حمایت اسلام نے کتاب بند کرانے کے لئے ایک میموریل گورنمنٹ کو ارسال کیا۔ جماعت احمدیہ نے بھی ایک میموریل تیار کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور مشورہ کے احباب سے پوچھا کہ میموریل بھیجا جائے یا کتاب کا جواب لکھا جائے۔ ایک دوست نے کہا کہ کتاب بند نہ ہوئی۔ تو یہ آئندہ بھی شائع ہوتی رہے گی۔ اس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"یکم مئی ۱۸۹۸ء، جناب مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے وہ میموریل پڑھ چکنے کے بعد جو حضرت مسیح موعودؑ نے انجمن حمایت اسلام کے میموریل دربارہ "امہات المومنین" کی اصلاح کی غرض سے لکھا تھا۔ حضرت اقدس نے باواز بلند فرمایا:۔

"چونکہ یہ میموریل اسلام اور اہل اسلام کی حمایت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی عزت اور قرآن کریم کی عظمت قائم کرنے اور اسلام کی پاکیزہ اور اصلی شکل دکھانے کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس لئے اسکو آپ صاحبان کے سامنے پڑھے جانے سے میری غرض ہے کہ تا آپ لوگوں سے بطور مشورہ دریافت کیا جائے کہ آیا مصلحت وقت یہ ہے کہ کتاب کا جواب لکھا جائے۔ یا میموریل بھیجکر گورنمنٹ سے استدعا کی جائے کہ وہ ایسے مصنفین کو سرزنش کرے اور اشاعت بند کر دے۔ پس آپ لوگوں میں سے جو کوئی اپنی رائے پیش کرنا چاہے۔ تو وہ نہایت آزادی اور شوق سے کر سکتا ہے۔"

(مجمع میں سے) ایک شخص بولا کہ اگر کتاب کی اشاعت بند نہ ہوئی تو ہمیشہ تک طبع ہوتی رہیگی)

حضرت مسیح موعودؑ:۔ "اگر ہم واقعی طور پر کتاب کی اشاعت بند نہ کریں جو اسکے رد کرنے کی صورت میں ہو سکتی ہے تو گورنمنٹ سے ایک بار نہیں ہزار دفعہ اس قسم کی تدبیر کرائی اشاعت بند کی جائے وہ رک نہیں سکتی۔ اگر اس تھوڑے عرصہ کے لئے وہ برائے نام بند بھی ہو جائے تو پھر بھی بہت سی کمزور طبیعت کے انسانوں اور بعض آئندہ نسلوں کے لئے یہ تجویز زہر قاتل ہوگی کیونکہ جب انکو یہ معلوم ہوگا کہ فلاں کتاب کا جواب جب مسلمانوں سے نہ ہو سکا تو اس کے لئے گورنمنٹ سے بند کرانے کی کوشش کی۔ اس سے ایک قسم کی بدظنی ہمارے مذہب کی نسبت پیدا ہوگی پس میرا یہ اصول رہا ہے کہ اسی کتاب کا جواب دیا جاوے اور گورنمنٹ کی ایک بڑی امداد یعنی آزادی سے فائدہ اٹھایا جائے اور ایسا شافی جواب دیا جائے کہ خود ان کو اس کی اشاعت کرتے ہوئے ندامت محسوس ہو۔ دیکھو جیسے ہمارے مقدمہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

جماعتِ احمدیہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس برموقع جلسہ سالانہ ۶۲ء

(۹)

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور مخالفین پاکستان

پچھلے دنوں جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت کا انتخاب قریب تھا اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی کامیابی کے امکانات بہت روشن تھے۔ بعض شرپسند عناصر نے اس موقعہ پر چوہدری صاحب محترم کی اس تقریر کی طرف جو آنجناب نے ٹرینیڈاڈ ہمالیہ کلب میں کی تھی کا غلط حوالہ دیکر مغربی پاکستان کے پریس میں بڑے جوش وخروش سے اس کی تشہیر کی اور جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اور جماعت احمدیہ کے خلاف مخلوق کو خوب اشتعال دلایا اور جی کھول کر بھڑکایا۔ اور یہ ناپاک و خطرناک پروپیگنڈا کرنے والے وہی لوگ تھے جن کے متعلق میں تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کے حوالہ سے بتا چکا ہوں کہ وہ پاکستان کے بننے سے پہلے بھی اس کے مخالف تھے اور پاکستان بن جانے کے بعد بھی مخالف رہے اور اب بھی انہوں نے دل سے پاکستان کو قبول نہیں کیا ہے۔ بلکہ بدل اس کے مخالف ہیں۔ اور انہیں لوگوں نے فتنہ برپا کرنے اور فساد پھیلانے کی غرض سے اس قسم کی نفرت خیز و اشتعال انگیز جلی سرخیاں قائم کر کے مضامین شائع کئے۔

"غلام احمد آخری نبی تھے"۔
سرظفر اللہ کا شرانگیز اعلان"
اقوام متحدہ سے فوراً واپس بلا لیا جائے"۔ امیر جماعت اسلامی کا مطالبہ"

"آخری نبی غلام احمد پاکستان کی زمین میں فوت ہوا"۔

اور انہوں نے چوہدری صاحب پر یہ بہتان باندھا کہ انہوں نے ٹرینیڈاڈ ہمالیہ کلب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:-

"اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں دنیا کی ہدایت کے لئے ایک نبی بھیجا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ کا آخری نبی غلام احمد پاکستان کی سرزمین میں ۱۹۰۸ء میں فوت ہوا"۔

اور لکھا "کہ اس تقریر سے ٹرینیڈاڈ کے مسلمانوں کو شدید اذیت اور مایوسی ہوتی ہے۔

اور ایک اخبار نے لکھا:-

"جب یہ شخص کہتا ہے کہ آخری نبی خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھے۔ بلکہ آخری نبی مرزا غلام احمد قادیانی تھے اور پھر وہ یہ شرارت بھی کرتا ہے کہ مرزا صاحب سرزمین پاکستان میں ہی مرے تھے۔ تو دنیا بھر کے مسلم ممالک ہمارے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے یہی ناکہ یہ امت جس نے پاکستان کا نعرہ بلند کیا تھا مرزا غلام احمد کی امت ہے"۔ وغیرہ وغیرہ

اس غلط خبر کو طرح طرح سے نفرت خیز اور اشتعال انگیز بنا کر اس کی خوب اشاعت کی گئی اور بہت شہرت دی گئی۔ اور اسی لغو و باطل خبر کو بنیاد بنا کر تقریروں میں مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں کو دشنام دہی اور لعنت کا نشانہ بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ بحالیکہ مکرم چوہدری صاحب نے اپنی تقریر میں جو "اسلام اور دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل" کے موضوع پر تھی ان باتوں میں سے قطعاً کوئی بات نہیں کہی تھی جو نہایت ظالمانہ طور پر آپ کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ اور ٹرینیڈاڈ کے مسلمانوں نے جن میں وہاں کے علماء بھی شامل تھے چوہدری صاحب مکرم کی تقریر پر بڑی خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور بہت سراہا۔ اور آپ کی بے حد تعظیم و تکریم کی۔ اور اس تقریر کے بعد یو این او میں ٹرینیڈاڈ کے سفر ڈاکٹر (کلارک) Ellis Clerk نے آپ کے متعلق کہا

"He was recently in Trinidad represented his country in our Independence celebrations. During his stay with us he endeared himself to all our people. Our only regret was that his stay with us was so short."

یعنی تازہ واقعہ ہے کہ آپ نمائندہ پاکستان کی حیثیت سے جشن آزادی کی تقریب میں شمولیت کے لئے ٹرینیڈاڈ تشریف لے گئے۔ ہمارے پاس قیام کے عرصہ میں آپ ہم سب لوگوں کے محبوب بنے رہے۔ ہمیں صرف اس امر کا افسوس ہے کہ آپ کا قیام ہمارے پاس بہت تھوڑا تھا۔

جب ہم نے ایک اخبار کا تراشہ بھیج کر مکرم چوہدری صاحب سے حقیقت الحال دریافت کی تو آنجناب نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء میں جواباً تحریر فرمایا کہ

"جو بیان خاکسار کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ اس بیان میں ایک ایسی بات میری طرف منسوب کی گئی ہے جو نہ صرف ناجائز و ناواجب ہے بلکہ میرے عقیدہ کے بھی بالکل مخالف اور متضاد ہے۔ پھر ایسی بات میرے منہ سے کیسے نکل سکتی تھی۔ کسی صاحب نے یہ بات صریح ظلم کے طور پر خود تراش کر میری طرف منسوب کر دی ہے"۔

از روئے عقل و انصاف کوئی وجہ نہیں کہ چوہدری صاحب کا مندرجہ بالا جواب قبول نہ کر لیا جائے۔ لیکن اس مکتوب کی اشاعت پر ایک اخبار نے اُسے وکیلانہ جواب قرار دیتے ہوئے لکھا کہ انہوں نے صرف سرزمین پاکستان میں فوت ہونے کی تردید کی ہے۔ اصل خبر کی تردید نہیں کی۔ اس کے جواب میں مکرم چوہدری صاحب نے ہمارے استفسار پر اپنے خط مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۶۲ء میں تحریر فرمایا:-

"میں نے جو کچھ لکھا تھا۔ صاف اور بغیر کسی قسم کے پیچ کے لکھا تھا میری ہرگز وہ مراد نہیں تھی جو الجام مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۶۲ء میں بیان کی گئی ہے۔ اس بیان سے میری یہی مراد تھی کہ میں نے ٹرینیڈاڈ میں جو تقریر کی تھی اس کے دوران میں ہرگز ہرگز میں نے ایسا نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی راہنمائی کیلئے ہر دور میں ایک نبی بھیجا ہے اور اس سلسلہ کے آخری نبی مرزا غلام احمد قادیانی تھے۔ اور یہی بات میں پھر دوہراتا ہوں۔ نہ میں نے یہ بات کہی اور نہ میں کہہ سکتا تھا۔ یہ بات میرے عقیدہ کے خلاف اور متضاد ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ علاوہ بے بنیاد ہونے کے اس بات کا کوئی تعلق بھی میری تقریر کے موضوع کے ساتھ نہیں تھا اور جہاں تک سرزمین پاکستان کے الفاظ کا تعلق ہے۔ میرا ذہن تو اس طرف گیا ہی نہیں تھا۔

... میں نے تو اپنے تمام عرصۂ وکالت میں کبھی ایسی چالاکی نہیں کی۔ آج ایک دینی امر میں اللہ تعالیٰ کو بطور شاہد پیش کرتے ہوئے میں کہاں اس چالاکی پر اترنے والا تھا۔ میں نے اپنا عقیدہ کبھی نہیں چھپایا اور جہاں عقیدہ بیان کرنے کی ضرورت ہو وہاں میں صفائی اور وضاحت سے اپنا عقیدہ بیان کر دیتا ہوں۔

میری ٹرینیڈاڈ والی تقریر میں اول تو میرے عقیدے متعلقہ ختم نبوت کے بیان کا کوئی تعلق یا موقعہ نہیں تھا۔ نہ میں نے کسی قسم کی کوئی بات بانی سلسلہ احمدیہ کے منصب کے متعلق بیان کی اور نہ میں نے وہ بیان کیا جس کی تردید میں اپنے پہلے خط میں کر چکا ہوں اور اب اس خط میں اوپر کر دی ہے اور اب پھر آخر میں کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر صدق دل سے بیان کرتا ہوں کہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور خاتم المرسلین یقین کرتا ہوں۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مرتبے پر ایمان رکھتا ہوں اور اس کے انکار کو قرآن کریم اور قرآن کریم کے نازل کرنے والی ہستی کا جو عالم الغیب اور علیٰ کل شئی قدیر ہے۔ انکار سمجھتا ہوں۔

میں نے یہ وضاحت اس لئے نہیں کی کہ میں اپنی طرف ایسی غلط بیانی منسوب کئے جانے کو اپنے لئے کسی نقصان یا مضرت کا موجب سمجھتا ہوں۔ اور اس سے خائف ہوں۔ ہر نفع اور نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے میں نے یہ وضاحت اس لئے کی ہے کہ میری ذات یا میرا کوئی قول یا فعل فتنے کا بہانہ نہ بنایا جائے"۔

ہم اس موقع پر یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس بہتان کی اشاعت میں جو مکرم چوہدری صاحب کے خلاف تراشا گیا وہ صاحبین پیش پیش تھے جنہیں اسلامی جماعت ہونے کا دعوےٰ ہے۔ اور جن کے امیر نے لکھا ہے کہ "عملی زندگی کی بعض ضرورتیں

ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے"

(ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء)

مگر جس شخص کو خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان ہے کہ نفع و نقصان اور عزت و ذلت صرف اسی کے ہاتھ میں ہے ایک چھوٹی خبر بنا کر اس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے اسے کیا نقصان پہنچا سکتے تھے انہی پروپیگنڈا کرنے والوں میں سے ایک وہ بھی ہیں کہ جب پنڈت نہرو نے یو این او کی اسمبلی کی صدارت کے امیدواروں کے ذکر پر یہ کہا کہ وہ پاکستان کے نمائندے کی تائید نہیں کریں گے اور وہ ان کے مدمقابل کو ووٹ دیں گے تو اگلے دن لاہور کی ایک کانفرنس میں شیخ حسام الدین صاحب نے بھی یہ کہہ دیا کہ ہم چودھری ظفر اللہ خاں کے انتخاب کو پسند نہیں کرتے

ان کی غرض اس گمراہ کن پروپیگنڈے سے یہ تھی کہ آپ اقوام عالم کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب نہ ہو سکیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سوائے بھارت اور کمیونسٹوں اور ان کے بعض ساتھیوں کے باقی تمام اقوام کے معزز نمائندوں نے آپ کے صدر بنائے جانے کے حق میں ووٹ دیئے اور آپ کی سیاسی قابلیت کی بے حد تعریف کی اور جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے آپ کو موزوں ترین شخص قرار دیا اور اب جب کہ ۲۱ دسمبر کو جنرل اسمبلی کا سہ ماہی سیشن ختم ہوا تو تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر آپ کی تعریف کی اور یو این او کے امریکی وفد کے رئیس مسٹر سٹیونسن نے اپنے ایک بیان میں خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہماری رائے میں

"He has preformed his Task magneficently and set a Notable example of parliamentary efficiency, tact and Courtesy"

یعنی چودھری ظفر اللہ خاں نے اپنا فرض نہایت خوش اسلوبی اور شاندار طریقے سے سرانجام دیا ہے اور پارلیمانی لیاقت، قابلیت اور حسن تدبر اور حسن سلوک کی ایک قابل تقلید مثال قائم کر دی

اور پاکستان ٹائمز کے نمائندہ خصوصی نے یہ خبر بھی دی ہے کہ یہ پہلے صدر ہیں جن کے وقت میں گزشتہ تین ماہ کے اجلاسات میں ایک دفعہ بھی ممبروں میں کوئی ایسا اختلاف نہیں ہوا جس پر انہیں اپنا فیصلہ دینا پڑا ہو۔

یہ بھی چوہدری صاحب کی حسن ضبط اور انتظامی قابلیت کی دلیل ہے۔

آپ کے مدمقابل نمائندہ سیلون نے بھی جو صدارت کے لئے کھڑے ہوئے تھے لیکن کامیاب نہ ہو سکے غیر جانبدار ممالک انڈونیشیا برما وغیرہ کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے چوہدری صاحب کی تعریف کی یہاں تک کہ اشتراکی گروپ کی طرف سے بھی نمائندہ بلغاریہ نے چوہدری صاحب کی ضبط و تنظیم کی قابلیت اور ہر ایک نمائندہ کو اظہار خیال کی پوری آزادی دینے پر مدح سرائی کی اور باوجودیکہ مشرقی یورپ کے تمام ممالک کی طرف سے نمائندہ بلغاریہ تعریف کر چکا تھا لیکن اس کے باوجود سوویٹ روس کے نمائندہ نے خود بھی خراج تحسین ادا کیا۔

مزید براں نمائندہ پاکستان ٹائمز لکھتا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں کو اس بات کا علم نہیں کہ یو این او کے سکرٹریٹ کی ان کی صدارت سے متعلق کیا رائے ہے چند دنوں سے انھوں نے اعلانیہ اس رائے کا اظہار کر دیا تھا

"THEY SHOULD MAKE HIM ASSEMBLY PRESIDENT FOR LIF."

یعنی جنرل اسمبلی کو چاہیئے کہ وہ چوہدری صاحب موصوف کو زندگی بھر کے لئے جنرل اسمبلی کا صدر مقرر کریں (پاکستان ٹائمز ۲۳ دسمبر ۱۹۶۲ء)

اور یہ ان لوگوں کی رائے ہے جو دن رات آپ کے ساتھ کام کرنے والے ہیں اور جو پہلے صدروں کے ساتھ بھی کام کر چکے ہیں۔

پھر دوسرا جھوٹ آپ کے مخالف پروپیگنڈا کرنے والوں نے یہ تراشا کہ آپ نے ایک چرچ یعنی گرجے کی بنیاد رکھی، چنانچہ ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور نے ۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء کے پرچہ میں زیر عنوان "چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی صحیح خدمت چرچ کی بنیاد رکھی" لکھا:۔

"اخبار جنگ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء نے یہ خبر شائع کی ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی نے کسی جگہ چرچ کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا بھی کی کہ ایٹمی خطرہ سے دنیا محفوظ رہے"

ہمارے استفسار پر مکرم چوہدری صاحب نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۳/۱۲ میں اس خبر کی تردید کرتے ہوئے لکھا:

"خاکسار نے کسی گرجے یا معبد کی بنیاد نہیں رکھی ... نہ خاکسار کو کوئی ایسی دعوت دی گئی نہ ایسی دعوت کے دیئے جانے کا امکان ہو سکتا تھا اور اگر ایسی دعوت دی جاتی تو خاکسار کی طرف سے قبولیت کا کوئی امکان نہ ہو سکتا تھا"

ان مخالفین پاکستان نے اس سے پہلے بھی ۵۱-۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء میں جماعت احمدیہ اور مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں سے متعلق نہایت بے بنیاد اعتراضات اور اور غلط افواہیں پھیلائی تھیں ان میں سے دو تین تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء کی رپورٹ سے جو مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے بہترین ججوں یعنی سابق چیف جسٹس محمد منیر اور مرحوم چیف جسٹس اے آر کیانی نے کئی ماہ کی تحقیقات کے بعد نہایت غور و خوض سے مرتب کی تھی نقل کرتا ہوں، فاضل جج ان لکھتے ہیں:۔

"احراری مقررین کئی دفعہ اپنی تقریروں میں کہہ چکے ہیں کہ مرزا محمود احمد اور چوہدری ظفر اللہ خاں کی غداری کی وجہ سے ضلع گورداسپور بھارت میں شامل ہو گیا۔ اور پاکستان کو نہ مل سکا"

(رپورٹ صفحہ ۱۲۵)

فاضل ججوں نے اس الزام کو احمدیوں کے خلاف معاندانہ اور بالکل بے بنیاد الزام قرار دیا اور تحقیقاتی عدالت کے صدر جسٹس محمد منیر نے جو باؤنڈری کمشن کے ممبر تھے اس الزام کا باطل ہونا مندرجہ ذیل عبارت میں ظاہر کیا۔

"احمدیوں کے خلاف معاندانہ اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں کہ باؤنڈری کمشن کے فیصلے میں ضلع گورداسپور اس لئے ہندوستان میں شامل کر دیا گیا کہ احمدیوں نے ایک خاص رویہ اختیار کیا اور چوہدری ظفر اللہ خاں نے جنہیں قائد اعظم نے اس کمشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے پر مامور کیا تھا خاص قسم کے دلائل پیش کئے۔ لیکن عدالت ہذا کا صدر جو اس کمشن کا ممبر تھا اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکر و امتنان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو چوہدری ظفر اللہ خاں نے گورداسپور کے معاملے میں کی تھی یہ حقیقت باؤنڈری کمیشن کے کاغذات میں ظاہر و باہر ہے اور جس شخص کو اس مسئلہ سے دلچسپی ہو وہ شوق سے اس ریکارڈ کا معائنہ کر سکتا ہے چوہدری ظفر اللہ خاں نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں ان کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالت تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ شرمناک ناشکرے پن کا ثبوت ہے"

(رپورٹ صفحہ ۲۰۹)

باقی

درخواست ہائے دعا

میری خالہ زاد بہن بعارضہ گلے کے زہرباد سے بیمار ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرما دے۔

(غلام محمد۔ حافظ آباد)

۲۔ میرے والد صاحب حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب جو کہ صحابی ہیں کچھ دنوں سے علیل ہیں احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں

نیز میری اہلیہ صاحبہ بھی بیمار چلی آ رہی ہیں ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمادیں۔

خاکسار ملک مظفر احمد انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان ۲ بخشی بازار ڈھاکہ

ضروری اعلان

لاہور میں مصباح کی ایجنسی میاں عطاء الرحمٰن صاحب ابن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بحیثیت الفضل کو دی گئی ہے امید ہے اس بارہ میں لاہور کی لجنہ ان سے تعاون کرے گی۔

(مدیرہ)

عیسائی اخبارات و رسائل کے جوابات

فیصلہ کیا گیا ہے کہ رسالہ الفرقان میں مستقل طور پر ہر ماہ ایک مضمون عیسائی جرائد و رسائل کے جوابات میں شائع ہوا کرے اس بارے میں احباب کے پورے تعاون کی ضرورت ہے وہ اپنے علاقہ کے مسیحی رسالہ یا اخبار کا پتہ الفرقان کو بھجوا دیں اور اگر کوئی ٹریکٹ وغیرہ موصول ہو تو وہ بھی برائے جواب ارسال فرما دیں۔ انشاء اللہ العزیز آئندہ شمارہ سے یہ سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ خاکسار

(ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

حضرت منشی دیانت خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فضل الرحمٰن صاحب نعیم - لاہور

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مخلص اور فدائی صحابی حضرت منشی دیانت خاں صاحب آف نادون ضلع کانگڑہ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۶۳ء بروز جمعرات بارہ روز بیمار رہ کر باٹا پور ضلع لاہور میں وفات پاگئے ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔

حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ نے ۱۸۹۶ء میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا آپ کے تایا زاد بھائی حضرت شہامت خاں صاحب رضی اللہ عنہ ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے حضرت شہامت خاں صاحب کا نام حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے اپنے مخلصین میں درج فرمایا ہے حضرت منشی صاحب کے دو اور بھائی حضرت امانت خاں رضی اللہ عنہ اور حضرت نعمت خاں صاحب رضی اللہ عنہ بھی ابتدائی صحابہ میں سے تھے یہ سب مخلص بھائی نادون کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی آمد کی خبر اس خاندان کو ایک کمبل پوش ولی اللہ نے دی تھی اس عارف باللہ نے بتلایا تھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے اور وہ فلاں سمت میں ظاہر ہوں گے جب حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ مہدویت فرمایا تو حضرت شہامت خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ نے فوری بیعت کر لی اور آپ کے فدائیوں میں شامل ہو گئے ۔

ایک بھائی نے احمدیت کی نعمت قبول کی تو باقی بھائیوں نے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے اس نعمت سے وافر حصہ پایا جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت سے دنیا کو عطا فرمائی ۔

حضرت منشی دیانت خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ہی کے اندازے کے مطابق (تقریباً ۸۶، ۸۷ سال کی عمر پائی۔ عمر کے ابتدائی ایام میں سرکاری ملازمت کی اور سب انسپکٹر پولیس بنے ۔

سنایا کرتے تھے کہ الکلوں لمبے لمبے فاصلے پیدل طے کرنے ہوتے تھے کیونکہ سواری کا کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا اکثر رات کو بھی پیدل چلنا پڑتا تھا عوام و خواص جو جنوں بھوتوں اور پریتوں کے فرضی قصوں پر یقین رکھتے تھے اکثر بار حضرت منشی صاحب کو بھی روکتے کہ رات کو فلاں راستے سے نہ گزرنا ورنہ جن کا سایہ پڑ جائے گا وغیرہ وغیرہ ۔ مگر حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق اس خیال کو غلط قرار دیتے تھے آپ فرماتے تھے کہ اس کے دو فوائد تھے ایک تو یہ کہ رات کو سفر کرتے وقت کثرت سے دعاؤں اور درود شریف کی طرف دھیان لگا رہتا تھا دوسرے اکثر لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ "دیکھو یہ مرزائی ہے اس لئے اس کو کچھ نہیں ہوا"۔

اس فقرے سے لوگ جب حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی اس روح القدس کا اقرار کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور کو ملی تو حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ کو تبلیغ کا موقع مل جاتا ۔

احمدی ہو جانے کے بعد بھائیوں کا یہ قافلہ مستقل طور پر قادیان میں آگیا اور محلہ دارالفضل میں اپنا مکان بنایا ۔ قادیان میں حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ لمبے عرصے تک نظارت بیت المال میں کام کرتے رہے بعد ازاں مدرسہ احمدیہ میں تبدیل ہوئے اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے سلسلے کی خدمت بجالانے کا انھیں موقعہ عطا فرمایا ۔

جب بھی ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ ملا (اور یہ موقعہ بوجہ قرابت داری کے سینکڑوں بار ملا) تو میں نے ہمیشہ اس بات کو نوٹ کیا کہ حضرت منشی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بھی کسی دنیاوی مسئلہ پر گفتگو نہیں کی کبھی مادی اور جسمانی معاملات کو زیر بحث نہ لاتے تھے بلکہ ہمیشہ روحانیت پر درس دیتے تھے ان کی زبان پر ہر وقت یاحی یاقیوم برحمتک استغیث کے الفاظ جاری رہتے یا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پاکیزہ مجالس اور آپ کے وجود مبارک کے متعلق نہایت ہی موثر انداز میں ذکر کرتے تھے نیز حضرت خانصاحب فرزند علی خانصاحب کے انتظامی کام اور نظارت بیت المال کے ابتدائی حالات حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ بڑے ہی پیارے انداز میں سنایا کرتے تھے ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ کو روحانی انعامات کے علاوہ دنیاوی نعماء سے بھی متمتع فرمایا تھا آپ کو نہایت ہی مخلص اور فدائی اولاد عطا فرمائی ۔ حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی تھیں حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کو ماں اور باپ دونوں کے روپ میں نہایت ہی محبت اور پیار سے پالا اور ان کی بہترین تربیت کی ۔

آپ کے بڑے بیٹے رشید احمد خان باٹا پور میں ملازم ہیں اور سلسلے کے فدائیوں میں سے ہیں ۔ آپ کے چھوٹے بیٹے لطیف احمد خاں صاحب مرحوم ایک انمول جوہر تھے وہ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی اسٹیٹ میں مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب کے ہاں بطور اکاؤنٹنٹ ملازم تھے جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے ایک دو روز بعد ربوہ میں اپنڈے سائیٹس میں اچانک مبتلا ہو کر وفات پاگئے تھے اللہ تعالیٰ انھیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے

حضرت منشی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا گو اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے وفات سے چند روز قبل باٹا پور کی مارکیٹ میں حجامت بنوانے کے لئے گئے تو باتوں ہی باتوں میں حجام سے کہنے لگے "میاں چند روز کا مہمان ہوں بمشکل چار یا پانچ روزے رکھ سکوں گا"! یکم فروری کے آغاز کے ساتھ ہی ۱/۲ ۱۲ بجے آپ کی وفات ہوئی اس روز پانچواں روزہ تھا آپ کی شدید خواہش تھی کہ ربوہ میں دفن ہوں میرے ساتھ کئی بار اس کا ذکر کیا آپ کی اس خواہش کو بھی اللہ تعالیٰ نے قبولیت عطا فرمائی آپ کا جنازہ جمعرات ہی کے دن ربوہ لے جایا گیا اور جمعۃ المبارک کو قطعہ خاص صحابہ میں حضرت منشی صاحب کو دفن کیا گیا اناللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے بیٹوں اور تمام اولاد کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین آمین !!

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۶۹۷۰ - میں الیاس احمد ولد محمد رشید صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء ساکن ۳۴ ای کے ڈی اے سٹاف کالونی کراچی نمبر ۱۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۸ نومبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ستر (۷۰) روپیہ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۸/۱۱/۶۲ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد:- الیاس احمد بقلم خود ۔

گواہ شد ۔ غلام احمد فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی ۔ گواہ شد:- شیخ رحمت الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۶۹۷۱ - میں رشیدہ بیگم زوجہ غلام علی صاحب قوم قریشی ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن منصورہ آباد لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ دسمبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں حق مہر مبلغ -/۸۲ روپیہ خاوند سے وصول کر کے خرچ کر دیا ہے اس وقت خاوند کی طرف سے جیب خرچ مبلغ دس روپے ماہوار ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی ، الامتہ رشیدہ بیگم زوجہ غلام علی نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد غلام علی خاوند موصیہ منصورہ آباد جاوید کیمپ سیکرٹری مال منشی محلہ مسجد احمدیہ لائل پور ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا حال لائل پور ۱۹/۱۲/۶۲

مسل نمبر ۱۶۹۷۲ - میں امتہ الحی زوجہ شیخ عبدالمنان قوم شیخ قانون گو پیشہ × عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ نومبر ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے اس کے علاوہ اور کوئی آمد نہیں ہے ۱۔ میرا حق مہر مبلغ گیارہ صد روپیہ صرف (-/۱۱۰۰) ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ابھی قابل ادا ہے

۲۔ طلائی گھڑی چوڑی ایک جوڑی	وزن	دو تولہ ۴ ماشہ	وزن طلائی زیور ۵ تولہ ۳ ماشہ صرف
۳۔ کانٹے دو جوڑی	"	ایک " دس "	
۴۔ انگوٹھی چار عدد	"	ایک تولہ ایک ماشہ	
۵۔ پازیب نقرئی ایک جوڑی	"	دس تولہ صرف	

مذکورہ بالا زیور کا کل وزن پانچ تولہ ۳ ماشہ طلائی اور دس تولہ نقرئی ہے جس کی اندازاً قیمت -/۶۵۰ روپے مبلغ چھ صد پچاس روپے صرف) بنتی ہے مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں ہذا میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی حیات میں کوئی رقم یا قیمت جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بمد وصیت ادا کر دوں تو ایسی رقم یا جائداد وصیت کردہ رقم اور جائداد سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:- امتہ الحی بقلم خود گواہ شد ۔ عبدالوہاب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی حال سرگودھا موصی نمبر ۱۰۹۷ گواہ شد: عبدالمنان خاوند موصیہ موصی نمبر ۱۰۹۸۷ سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ سرگودھا ۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● بغداد ۱۵ر فروری - عراق کے صدر کرنل عبدالسلام عارف نے ایک بیان میں انکشاف کیا کہ انہوں نے ۱۹۶۱ء میں جیل سے رہائی پانے کے بعد ہی سے جنرل عبدالکریم قاسم کی حکومت کا تختہ الٹنے کے منصوبے پر عمل شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ جیل سے رہائی کے بعد بھی مجھے اپنے مکان میں نظر بند کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود میں اپنا کام جاری رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔ کرنل عارف نے جنرل قاسم پر استعمار پرستوں، موقع پرستوں اور کمیونسٹوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ۱۴ر جولائی ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے مقصد کو فوت کر دیا تھا تاہم اب انہیں اپنے کئے کی سزا مل گئی۔ جنرل قاسم اپنی زندگی کو ہر چیز پر مقدم سمجھتے تھے اور انہوں نے اپنی زندگی بچانے کی خاطر سینکڑوں افراد کی زندگیاں قربان کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ عراق دنیائے عرب کا ایک حصہ ہے اور ہم اس سلسلہ میں اپنے دستور میں ضروری ترامیم کریں گے

● لاہور ۱۵ر فروری - توقع ہے کہ اس ماہ کے آخری ہفتہ میں کسی تاریخ کو بیاں کمشنروں کی ایک کانفرنس منعقد ہو گی۔ جس میں مغربی پاکستان پرائمری ایجوکیشن آرڈی ننس پر عملدرآمد کے لئے تیار کئے گئے۔ قواعد و ضوابط کی آخری منظوری دی جائے گی۔ کانفرنس کی صدارت صوبائی وزیر تعلیم بیگم محمود سلیم کریں گی۔ کمشنر کانفرنس کے اختتام فوراً بعد قواعد و ضوابط کا اعلان کر دیا جائے گا جس سے ان مشکلات کا ازالہ ہو جائے گا۔ جو اس وقت ضلعی تعلیمی کمیٹیوں کے کام میں حائل ہوتی ہیں۔

● راولپنڈی ۱۵ فروری قومی اسمبلی کے ارکان کو ۸ر مارچ کے اجلاس میں جو ڈھاکہ میں منعقد ہونے والا ہے۔ کشمیر کے بارے میں پاک بھارت وزارتی مذاکرات کی تفاصیل سے آگاہ کیا جائے گا۔ ابھی یہ نہیں معلوم ہو سکا آیا اس غرض کے لئے اسمبلی کی کوئی علیحدہ نشست ہو گی یا خارجہ پالیسی کی بحث کے دوران ہی مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلے میں اب تک کے مذاکرات کی تفصیلات پیش کر دی جائیں گی۔ یاد رہے کہ پچھلی مرتبہ قومی اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر کافی تفصیل سے بحث ہوئی تھی۔ مسٹر بھٹو کلکتہ کے مذاکرات سے فارغ ہوتے ہی سیدھے ڈھاکہ پہنچ کر قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ کلکتہ میں وزارتی مذاکرات کا چوتھا دور ۹ر مارچ سے ۱۲ر مارچ م[تک جاری]

م تک دور رہے گا۔

● لنڈن ۱۵ فروری - وزیر خارجہ لارڈ ہیوم نے کہا ہے کہ یورپ میں امریکہ کی موجودگی جارحیت کے خلاف بہترین ضمانت ہے۔ لارڈ ہیوم نے یہ بات کل دارالامراء میں تنظیم معاہدہ شمالی اوقیانوس (نیٹو) پر بحث کے دوران کہی۔ آپ نے رائے ظاہر کی کہ برطانیہ کو اتحاد اوقیانوس کی ہیئت سے کوئی اختلاف نہیں ہے لارڈ ہیوم نے کہا کہ امریکہ اور کینیڈا کو نیٹو کی تمام سرگرمیوں اور اس کے اتحاد کے تمام مقاصد کے حصول میں یورپی قوموں کے ساتھ برابر کا شریک رہنا چاہیئے۔

● لاہور ۱۵ فروری - میاں امیرالدین چیف آرگنائزر مغربی پاکستان مسلم لیگ نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ جلد از جلد پر زور طریقہ سے اعلان کرے کہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے علاوہ جو اقوام متحدہ کے زیر اہتمام کی جائے۔ کشمیر کے مسئلہ کا اور کوئی حل اسے قابل قبول نہ ہو گا۔

● لنڈن ۱۵ر فروری - برطانوی حکومت مشترکہ منڈی کے مذاکرات کی مکمل تاریخ شائع کرے گی۔ یہ بات وزیر خارجہ لارڈ ہیوم نے کل دارالامراء میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتائی۔ آپ نے کہا کہ ابھی میں اس دستاویز کی تاریخ اشاعت کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان کے مندرجات کی صحت کا خیال رکھا جائے اور اس میں وہ تمام باتیں شامل ہوں جو ارکان پارلیمنٹ جاننا چاہتے ہیں۔

● کراچی ۱۵ فروری سفینۂ حجاج آج جدہ روانہ ہو رہا ہے۔ اس میں ۳۶۹۵ عازمین حج سوار ہوں گے۔ مغربی پاکستان کے ۱۲۹۵ عازمین حج کراچی پہنچ گئے ہیں اور مشرقی پاکستان کے حاجی سفینۂ عرب کے ذریعہ آج چاٹگام سے کراچی پہنچ رہے ہیں سفینۂ حجاج آج دوپہر کو دو بجے کراچی سے روانہ ہو گا۔ کراچی سے روانہ ہونے والے عازمین حج کا یہ پہلا جہاز ہے۔ دوسرا جہاز تین مارچ کو روانہ ہو گا۔

● نئی دہلی - ۱۵ فروری نیپال کی وزارت خارجہ کی اطلاعات کے مطابق نیپال کے شاہ مہندرا نے اسرائیل کے دورے کی دعوت قبول کر لی ہے دورہ کی تاریخ کا تعین ابھی نہیں ہوا ہے۔ لیکن خیال ہے کہ وہ ستمبر میں اسرائیل کا دورہ کریں گے شاہ مہندرا کو دورہ کی دعوت وزیر اعظم اسرائیل نے دی تھی۔ جو انہوں نے قبول کر لی ہے۔

● سرگودہا ۱۵ر فروری - ضلع سرگودہا میں پچھلے ماہ پانچ افراد چیچک کا شکار ہوئے ہیں۔ اس ماہ میں ایک ڈیڑھ سالہ بچہ چیچک سے ہلاک ہوا ہے۔ مقامی حکام صحت نے چیچک کے ٹیکہ لگانے کی مہم شروع کر دی ہے۔

● راولپنڈی ۱۵ر فروری - آج یہاں سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ سوشل انشورنس آرڈی ننس پر عنقریب عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ مختلف کارخانوں کی درجہ بندی کی جا رہی ہے اور جیسے ہی یہ کام ختم ہو گا آرڈیننس نافذ کر دیا جائے گا۔

● راولپنڈی ۱۵ر فروری - مغربی پاکستان کے وزیر معاشرتی بہبود جناب احمد نواز گردیزی نے ان اندیشوں کو بے بنیاد قرار دیا کہ بچت کمیٹی کا مقصد سرکاری محکموں کے عملہ میں تخفیف کرنا ہے انہوں نے آج یہاں اخبار کے نمائندوں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بچت کمیٹی کا مقصد یہ ہے کہ جن جگہوں پر ضرورت سے زائد عملہ ہے اسے ان جگہوں پر لگا دیا جائے جہاں کام زیادہ اور عملہ کم ہے اس لئے اس کا موجودہ عملہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ البتہ نئے عملہ کی بھرتی بند ہونے کا امکان ضرور ہے۔

جناب احمد نواز گردیزی نے پریس کانفرنس میں یہ انکشاف بھی کیا کہ بچت کمیٹی ایک ماہ کے اندر حکومت کو رپورٹ پیش کر دیگی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

شام عراق کے ساتھ فیڈریشن قائم کرنے کا خواہشمند ہے

فیڈریشن کی راہ میں حائل تمام رکاوٹیں دُور ہوگئی ہیں۔ وزیر خارجہ شام کا بیان

دمشق ۱۶ فروری۔ شام کے وزیر خارجہ جناب اسد محاسن نے اعلان کیا ہے کہ میرا ملک عراق کے ساتھ فیڈریشن قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ جناب اسد محاسن نے کہا ہے کہ عراق نے کہا ہے کہ عراق میں کریم قاسم کی حکومت کے خاتمہ کے بعد شام اور عراق کے درمیان فیڈریشن کے قیام کی راہ میں حائل تمام رکاوٹیں دور ہوگئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فیڈریشن تمام عرب ممالک کی فیڈریشن کے لئے ایک مثال ہوگی واضح رہے کہ ۱۹۵۸ء میں شام اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فیڈریشن بنی تھی لیکن ۲۸ ستمبر ۱۹۶۱ء کو شام اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فیڈریشن بنی تھی۔ لیکن ۲۸ ستمبر ۱۹۶۱ء کو شام اس فیڈریشن سے علیحدہ ہوگیا۔ دریں اثنا مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ عراق میں گذشتہ جمعہ کی بغاوت میں صرف پچاس ساٹھ افراد ہلاک ہوئے تھے ادھر روسی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان اخبار پراودا نے کہا ہے کہ عراق میں جمہوریت پسندوں پر جو ظلم و ستم کیا جارہا ہے روسی عوام کو اس پر سخت تشویش ہے۔

ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے اجلاس کی تیاریاں

ڈھاکہ ۱۶ فروری قومی اسمبلی کے ڈھاکہ میں اجلاس کے موقع پر تیج گاؤں کے قریب صوبائی اسمبلی کی عمارت میں تقریروں کے ساتھ ساتھ اردو اور بنگلہ میں ترجمہ پیش کرنے کا بھی انتظام گیا ہے اس غرض کے لئے ڈھائی لاکھ روپے کے خرچ سے ضروری آلات مہیا کئے گئے ہیں۔ ڈھاکہ میں اجلاس کی تیاریاں پورے زور شور سے جاری ہیں

پاک بھارت وزارتی مذاکرات

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ میں تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلے میں پاک بھارتی وزارتی مذاکرات کا چوتھا دور اب ۹ مارچ کے بجائے ۱۲ مارچ سے شروع ہوگا۔

ایک ہزار تین سو رینڈیر ہلاک

شمالی ناروے میں برفباری کا طوفان

شمالی ناروے کے پہاڑی علاقے میں شدید سردی کی وجہ سے ایک ہزار تین سو رینڈیر ہلاک ہوگئے ان میں سے چھ سو رینڈیر صرف چوبیس گھنٹوں کے اندر ہلاک ہوئے۔ کیونکہ برفباری کے سبب انہیں خوراک نہ مل سکی۔ واضح رہے کہ ان دنوں سائبیریا کی جانب سے یورپ میں شدید سردی کی لہر آئی ہوئی ہے۔ جس سے اب تک ایک ہزار چھ سو اموات ۴۳ ہو چکی ہیں۔ اور فصلیں تباہ ہونے سے لاکھوں ڈالر کا نقصان ہوا

یورپ سے امریکی لڑاکا فوجی یونٹ واپس نہیں جائیں گے

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ امریکہ کے محکمہ دفاع نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ نے ۱۹۶۲ء کے اختتام تک یورپ سے ۱۵ ہزار امدادی فوجی ہٹانے تھے۔ لیکن وہ یورپ میں مقیم لڑاکا یونٹ ہٹانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ ان اخباری اطلاعات کے جواب میں کہ یورپ میں امریکی فوجی طاقت میں ۴۰ ہزار افراد کی تخفیف کی جائیگی یہ اطلاع دی گئی ہے۔

چیچک کا ٹیکہ

اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ ربوہ کے بعض قریبی علاقوں میں چیچک کے کیس ہوئے ہیں۔ لہذا احباب کو پر زور سفارش ہے کہ حفظ ماتقدم کے طور پر فوراً چیچک کا ٹیکہ کروالیں۔ دفتر کمیٹی ربوہ میں روزانہ دس تا بارہ بجے قبل دوپہر چیچک کا ٹیکہ کیا جاتا ہے۔

(سکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

درخواست دُعا

عزیزہ مسلمہ بنت مکرم عبدالقادر صاحب آگ سے منگا جل جانے کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت انتہائی تشویشناک ہے احباب جماعت صحابہ کرام حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور درویشان قادیان سے عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ امین

مسجد مبارک میں اعتکاف

(بقیہ صفحہ اوّل)

ربوہ کی دیگر مساجد میں بھی بعض احباب اعتکاف بیٹھے ہیں۔ مزید برآں بیرونجات سے آنے والے بعض احباب جنہیں جگہ کی قلت کا باعث مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت نہیں مل سکی مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مقیم رہ کر رمضان کا آخری عشرہ ربوہ میں گزار رہے اور اس طرح مسجد مبارک کی خصوصی عبادات اور ذکر الٰہی میں شمولیت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں ... اور بہنوں کو صحیح طور پر اعتکاف اور آخری عشرہ رمضان کی دیگر عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر ڈیگال کو قتل کرنے کی سازش ناکام بنادی گئی

سازش کے الزام میں چھ اعلیٰ فوجی افسروں کی گرفتاری

پیرس ۱۶ فروری۔ فرانسیسی پولیس نے صدر ڈیگال کو قتل کرکے فرانس کی حکومت جمہوریہ کا تختہ الٹ دینے کی سازش ناکام بنادی ہے۔ باخبر سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ فرانسیسی فوج کے چھ اعلیٰ افسروں اور ایک عورت کو سازش کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔ صدر ڈیگال کو قتل کرنے کی جو منظم سازش کی گئی تھی اس کے مطابق ایک فوجی افسر نے صدر ڈیگال کو اس وقت گولی مارنا تھی جب انہوں نے وار سکول دیکھنے جانا تھا۔ اس افسر کے پاس ٹیلی سکوپ رائفل بھی تھی۔ لیکن صدر ڈیگال سکول کا معائنہ کرنے کے بعد بخیر و عافیت واپس آگئے۔

حفاظتی فوج اور پولیس نے گذشتہ روز بعد دوپہر اور پچھلی رات کے وقت گھروں کی تلاشیاں لے کر متعدد افراد کو گرفتار کیا۔ گرفتار شدگان میں ایک عورت بھی شامل ہے جو وار سکول میں انگریزی کی استانی بتائی جاتی ہے۔ باخبر ذرائع نے بتایا کہ گرفتار ہونے والے اعلیٰ فوجی افسروں میں سے ایک کے گھر سے ٹیلی سکوپ رائفل برآمد کرلی گئی ہے۔ ان ذرائع کے مطابق قتل کی تازہ سازش کرنے والوں نے جابر جزواٹن کے ساتھ رابطہ قائم کر رکھا تھا جو ۲۲ اگست ۱۹۶۱ء کو صدر ڈیگال کو قتل کرنے کی سازش کرنے والے گروہ کا ایک رکن ہے اور وہ اس وقت سے مفرور ہے۔ جابر جزواٹن اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے خلاف اس وقت پیرس کی فوجی عدالت میں مقدمہ زیر سماعت ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سازش کرنے والے چار افراد کو گذشتہ رات اور تین کو آج صبح گرفتار کیا گیا۔ صدر ڈیگال کل صبح جب وار سکول دیکھنے گئے تو وہاں پولیس اور حفاظتی فوج کا زبردست پہرہ تھا۔ اس لئے کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا۔ اور نہ ہی ان پر کوئی حملہ ہوا ہے۔ جنرل ڈیگال کے ایک باڈی گارڈ نے اس اطلاع کی تردید کی ہے کہ ڈیگال کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ ڈیگال جنرل کی وردی میں ملبوس ڈیڑھ گھنٹہ تک وار سکول میں رہے اور کسی بھی وقت ان کی جان لینے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر صدر ڈیگال کو قتل کرنے کی کوئی سازش ہوتی تو گرفتاریوں سے پہلے ہی اسے عملی جامہ پہنا دیا جاتا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے پہلے صدر ڈیگال کو قتل کرنے کی چار بار ناکام کوشش کی گئی۔ پہلی کوشش ۹ ستمبر ۶۱ء کو گئی جبکہ ان کی کار کے نزدیک بم کا دھماکہ ہوا تھا۔ چوتھی مرتبہ ۲۲ اگست ۱۹۶۲ء کو خفیہ فوجی تنظیم کے ایک گروہ نے جنرل ڈیگال کی کار پر مشین گنوں سے فائرنگ کرکے ان کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس وقت مادام ڈیگال بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ لیکن وہ بال بال بچ گئے۔

• نیویارک — جاوا میں کوہ موریا کی ایک چٹان گرنے سے ایک گاؤں تباہ ہوگیا۔ ستر افراد دب کر ہلاک ہوگئے ہیں زخمی ہونے والوں کی تعداد ۶ سے زیادہ ہے۔

بھارت کی آبادی ساڑھے باسٹھ کروڑ ہو جائیگی

نیویارک — بھارت کی آبادی میں نہایت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اگر یہ رفتار بدستور رہی تو موجودہ صدی کے آخر تک آبادی ۶۲½ کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ بھارت کے ایک ماہر شماریات نے کہا ہے کہ آبادی میں اضافہ کا سبب یہ ہے کہ ادویات کے کثیر استعمال کی وجہ سے شرح اموات گر گئی ہے۔ انہوں نے یہ بات اقوام متحدہ کے آبادی سے متعلق کمیشن کو بتائی انہوں نے اندیشہ ظاہر کیا کہ اگر آبادی موجودہ رفتار کے ساتھ بڑھتی رہی تو بھارت میں ایک صدی تک بھی معیار زندگی کو بلند نہیں کیا جاسکے گا۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۳)

ڈاکٹر کلارک میں ان کو جب معلوم ہوگیا کہ مقدمہ میں جان نہیں رہی اور مصنوعی جادو کا پتلا ٹوٹ گیا تو انہوں نے آتھم کی بیوی اور داماد جیسے گواہ بھی پیش نہ کئے۔ پس میری رائے یہی ہے اور میرے دل کا فتویٰ یہی ہے کہ اس کا دندان شکن جواب نہایت نرمی اور ملاطفت سے دیا جائے۔ پھر خدا چاہے گا تو ان کو خود ہی جرأت نہ ہوگی۔"

(رسالہ الانذار)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴